# 46645-کیا تردید کرنے کے بغیر ہی معاوضہ حاصل کرلے ؟

## سوال

میں سرکاری محکمہ میں ملازم ہوں ،مجھے تردید کا کام سونپا گیا لیکن میں نہیں گیا، لیکن اس کے باوجود مجھے اس کا معاوضہ بھیج دیا گیا ہے ، توکیا میں یہ معاوضہ لے کر کام کی اشیاء میں صرف کرسکتا ہوں ؟

یہ علم میں رہے کہ میں مینجر کا سیکرٹری ہوں اور بعض اوقات کام کے لیے مجھے رقم کی ضرورت ہوتی ہے ، یا میں اس رقم کو ترک کردوں کیونکہ یہ رقم میرے نام پر منتقل ہوچکی ہے ، اب صرف نکلوانی باقی ہے ،مجھے معلومات فراہم کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے .

## پسندیدہ جواب

جب آپ نے تردید کا کام نہیں کیا تو پھر اس کا معاوضہ بھی آپ کے لیے حلال نہیں ، آپ کو یہ رقم ترک کردینی چاہیے اور اسے وصول نہ کریں ، اور آپ کو یہ چاہیے کہ اس کے ذمہ دار کو بتادیں کہ آپ اس رقم کے مستحق نہیں ، ہوسکتا ہے اس سے آپ اپنے بھائیوں کے لیے خیر و بھلائی میں ایک قدوہ اور نمونہ بن جائیں .

میرے بھائی آپ اپنی کمائی اور کھانا پاکیزہ بنانے کی کوشش کریں ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو حکم دیا ، اور وہ حکم پاکیزہ اشیاء میں سے کھانا اور اعمال صالحہ بجالانا ہے ، اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا :

.{اے رسولو! تم پاکیزہ اشیاء میں سے کھاؤ اور اعمال صالحہ کرتے رہو، بلاشبہ تم جو عمل کر رہے ہو میں اس کی خبر رکھنے والا ہوں}.المؤمنون (521).

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

.{اے ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ رزق تمہیں عطا کیا ہے اس میں کھاؤ، اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے رہو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو}.البقرۃ (172).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو جسم بھی حرام پر پلا اس کے لیے آگ زیادہ بہتر اور اولی ہے"

اسے طبرانی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے .

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میں سرکاری ملازم ہوں ، اور بعض اوقات ہمارے آفس کی جانب سے ڈیوٹی کے علاوہ ٹائم میں بغیر ڈیوٹی کیے اور دفتر میں حاضری دیے الاؤنس دیا جاتا ہے ، اور اسے وہ ملازمین کا وقتا فوقتا الاؤنس شمار کرتے ہیں ، یہ علم میں رہے کہ یہ مینجر کے علم میں ہے ، اور وہ اس کا اقرار کرتا ہے ، توکیا یہ رقم لینی جائز ہے ؟

اور اگر جائز نہیں تو پھر پہلے وصول کی جانے والی رقم کا کیا کروں ، کیونکہ میں اسے صرف کرچکا ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اگر تو واقعتا ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے تو یہ ایک برائی اور منکر فعل ہے اور جائز نہیں، بلکہ یہ خیانت میں شمار ہوتا ہے، اس طرح کی جتنی بھی رقم آپ وصول کر چکے ہیں وہ گورنمنٹ کے کھاتے میں واپس کرنی واجب ہے، اور اگر آپ اس کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر اس رقم کو فقراء و مساکین اور خیر و بھلائی کے کاموں میں صدقہ کر دینے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرتے ہوئے آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا عزم کریں، کیونکہ کسی بھی مسلمان کے لیے مسلمانوں کے بیت المال سے غیر شرعی طریقہ پر کچھ لینا جائز نہیں، صرف اس شرعی طریقہ ہی سے رقم لی جا سکتی ہے جس پر حکومت عمل کر رہی ہے. اھ

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (312/4).

واللہ اعلم.